مرثیہ۔(۶)

۱
اُمِّ کلثوم خواہرِ زینبؑ
زندگی بھر سہی تو رنج و تعب
گزرے رونے میں تیرے روز اور شب
مر گئی غم اٹھا کے ہائے غضب
اب علیؑ و بتولؑ روتے ہیں
پیٹ کر سر رسولؐ روتے ہیں

بھائی کو روز و شب جو روتی تھی
منھ کو اشکوں سے اپنے دھوتی تھی ۲
غم سے فُرصت جسے نہ ہوتی تھی
جان رو رو کے اپنی کھوتی تھی
وہ جہاں سے گزر گئی ہے ہے
اُمِّ کلثومؑ مر گئی ہے ہے

۳

یاد آتے ہیں تیرے غم بی بیؑ
وہ اسیری وہ قید کی سختی
تجھ پہ یورش غم و الم کی تھی
اف وہ روداد بے ردائی کی
تجھ کو جب سے غمِ حسینؑ ملا
ایک پل بھی تجھے نہ چَین ملا

قید سے چھُٹ کے جب وطن آئی
ساتھ بھائی کا اپنے غم لائی ۴
ضبط کرنے نہ پائی دکھ پائی
دیکھا جس دم مدینہ چِلّائی
غم پہ غم ہم اٹھا کے آئے ہیں
سارے گھر کو لُٹا کے آئے ہیں

۵

اے مدینے ہمیں قبول نہ کر
کٹ گیا تیغ سے حسینؑ کا سر
چھن گئی تھی سروں سے بھی چادر
واپس آئے ہیں پھر کے ہم دردر
مرتے دم تک یہ غم اُٹھانا ہے
ایسا آنا بھی کوئی آنا ہے

ہم مصیبت اُٹھا کے آئے ہیں
قید خانے میں جا کے آئے ہیں ۶
بھائی بیٹے گنوا کے آئے ہیں
قبر شہؑ کی بنا کے آئے ہیں

ساتھ بیٹے ہیں اور نہ والی ہیں
گودیاں بیبیوں کی خالی ہیں

۷
بَین رو کر کیے جو زار و قطار
غم سے دل ہو گئے سبھی کے فگار
داغ تیرے تھے ایک دل پہ ہزار
کتنی پُر درد تھی وہ تیری پُکار
غم سے دل چور چور تھا تیرا
بہتے اشکوں میں نور تھا تیرا

ہائے کیسی اُلٹ گئی تقدیر
گئی دربار میں تو ہو کے اسیر ۸
آخری سانس تک رہی دلگیر
اُمِّ کلثومؑ خواہرِ شبّیرؑ
کربلا جب بھی یاد آتی ہے
یاد ہم کو تِری رُلاتی ہے